سوال

(25) نماز کے بعد کے اذکار اور وظائف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے بعد کے اذکار اور وظائف

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ ... سورۃ الاحزاب

"مسلمانو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو۔ اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔" [1]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عبادات کی ادائیگی کے بعد ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے :

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ﴿١٠٣﴾ ... سورۃ الجمعۃ

"پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہو۔" [2]

اور فرمان الٰہی ہے :

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ ... سورۃ الجمعۃ

"پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پالو۔" [3]

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ رمضان المبارک کے روزے مکمل کرنے کے بعد ذکر کریں۔ ارشاد ہے :

وَلِتُكمِلُوا العِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلىٰ ما هَدىٰكُم وَلَعَلَّكُم تَشكُرونَ ١٨٥ ... سورة البقرة

"وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔" [4]

مناسک حج کے بعد ذکر کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

فَإِذا قَضَيتُم مَنـٰسِكَكُم فَاذكُرُوا اللَّهَ كَذِكرِكُم ءاباءَكُم أَو أَشَدَّ ذِكرًا... ٢٠٠ ... سورة البقرة

"پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔" [5]

عبادات کے بعد ذکر کا حکم دینے میں حکمت الٰہی شاید یہ ہے کہ ادائیگی عبادت میں اگر کوئی نقص پیدا ہو گیا ہو یا شیطانی وسوسے آئے ہوں تو ذکر کے ساتھ ان کا علاج اور امداد ہو جائے۔ علاوہ ازیں انسان کو توجہ دلاتا ہے کہ مسلسل ذکر و عبادت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمہ وقت رابطہ مطلوب ہے نیز وہ یہ سمجھ لے کہ اس نے عبادت سے فارغ ہو کر اپنے خالق کا حق کامل طور پر ادا کر دیا ہے۔

فرض نماز کے بعد مسنون ذکر ایسے انداز اور طریقہ سے ہونا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اس بارے میں ان بدعات سے اجتناب کیا جائے جنھیں بعض بدعتی صوفیاء نے اختیار کر رکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول بعض اذکار کی تفصیل کچھ یوں ہے :

1۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار (استغفر اللہ) کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے۔

"اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، تبارَكْتَ يَاذَا الجَلالِ والإِكرام"

"اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے اے جلال اور عزت والے تو برکت والا ہے۔" [6]

2۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے :

لَا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَه لَه المُلكُ وَلَه الحَمدُ وهو على كل شَيءٍ قَدِيرٌ اللهم لَا مَانِعَ لِمَا أَعطَيتَ ولا مُعطِيَ لِمَا مَنَعتَ ولا يَنفَعُ ذَا الجَدِّ مِنكَ الجَدُّ"

"ایک اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی بڑے کو اس کی بڑائی تیری گرفت سے نہیں بچا سکتی۔" [7]

3۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے وقت سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات پڑھتے :

"لا إلٰه إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا حول ولا قوة إلا بالله لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا إله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون"

"ایک اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ کے بغیر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اس کی نعمت اور اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ ہم اسی کی اطاعت میں مخلص ہیں اگرچہ کافر پسند نہیں کرتے۔" [8]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے اور دنیاوی کلام کیے بغیر درج ذیل کلمات "دس مرتبہ" پڑھے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس درجے بلند ہو جائیں گے اس کا سارا دن ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ ہو گا وہ شخص شیطان سے مامون ہو گا شرک کے سوا کوئی گناہ اس کے قریب تک نہ پھٹکے گا۔ کلمات یہ ہیں۔

"لاإلہ إلا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر"[9]

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مندرجہ بالا کلمات مغرب کی نماز کے بعد بھی دس مرتبہ پڑھے جائیں۔[10]

علاوہ ازیں مغرب اور فجر کی نماز کے بعد:

"اللھم أجرنی من النار"

"الٰہی! مجھے آگ سے بچانا۔"

کے کلمات بھی سات مرتبہ پڑھے جائیں۔[11]

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"جو شخص ہر فرض نماز کے بعد تینتیس (33) مرتبہ (سبحان اللہ) اور تینتیس (33) مرتبہ (الحمدللہ) تینتیس (33) مرتبہ (اللہ اکبر) کہے اور سو کا عدد مکمل کرنے کے لیے ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

"لاإلہ إلا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر"

"ایک اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر خوب قادر ہے۔" تو اگر اس کے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو معاف کر دیے جائیں گے۔"[12]

5۔ پھر آیۃ الکرسی سورۃ اخلاص سورہ فلق اور سورۃ ناس پڑھے۔[13] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے لیے موت کے سوا اور کوئی شے رکاوٹ نہ ہو گی۔"[14]

ایک اور روایت میں یوں ہے:

"کان فی ذمۃ اللہ الی الصلاۃ الأخری"

"وہ شخص دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔"[15]

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے:

"أَمَرَنِی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ فِی دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات (سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس) پڑھنے کا حکم دیا۔[16]

مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد اذکار مذکورہ مسنون اور مشروع ہیں اور انھیں پڑھنے کا بہت زیادہ اجروثواب ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مسنون طریقے سے ان وظائف کو پڑھنے کا اہتمام کریں یہ اذکار نماز کے فوراً بعد نماز کے مقام سے کھڑا ہونے سے قبل ادا کرنے چاہئیں جس کی ترتیب اس طرح ہو سکتی ہے۔

1۔ سلام کے بعد (بلند آواز سے تکبیر کہہ کر) تین بار (استغفر اللہ) پڑھیں۔

2۔ پھر پڑھیں۔

"اللّٰھم أنتَ السلام، ومنک السلام، تبارکتَ یاذا الجلالِ والإکرام"

3۔ پھر پڑھیں۔

لَاإلَہَ إلا اللہ وَحدَہُ لَاشَرِیکَ لہ لہ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ وہو علی کل شَيْءٍ قَدِیرٌ اللھم لَامَانِعَ لِمَا أَعطَیتَ ولا مُعطِیَ لِمَا مَنَعتَ ولا یَنفَعُ ذَا الجَدِّ مِنکَ الجَدُّ"

4۔ اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں۔

,إلا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر لاحول ولاقوۃ إلا باللہ لاإلہ إلا اللہ ولا نعبد إلا إیاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لاإلہ إلا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون"

5۔ "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد تینتیس (33) مرتبہ (سبحان اللہ) اور تینتیس (33) مرتبہ (الحمدللہ) تینتیس (33) مرتبہ (اللہ اکبر) کہے اور سو کا عدد مکمل کرنے کے لیے ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

"لاإلہ إلا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شيء قدیر"

6۔ پھر آیۃ الکرسی اور تینوں "قل" ایک ایک بار پڑھیں۔

7۔ بعد نماز مغرب اور فجر دس مرتبہ ("لاإلہ إلا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیي ویمیت وہو علی کل شيء قدیر") پڑھیں اور سات مرتبہ:

"اللھم أجرني من النار" پڑھیں۔

8۔ مغرب اور فجر کی نمازوں کے بعد تینوں "قل" تین بار پڑھنا مستحب ہے۔

نماز کے بعد (لاالٰہ الا اللہ' سبحان اللہ' الحمدللہ' اللہ اکبر) کے کلمات انفرادی طور پر باآواز پڑھے جائیں تو مستحب ہے۔[17] البتہ انھیں اجتماعی طور پر اور مل کر ایک آواز سے پڑھنا درست نہیں۔

تسبیحات، تحمیدات اور تکبیرات وغیرہ کی تعداد کو انگلیوں کی گرہوں پر شمار کیا جائے کیونکہ روز قیامت (پڑھنے والے کے حق میں بطور شہادت) ان کو بولنے کی قوت ملے گی۔[18] (علاوہ ازیں یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے)

اذکار و تسبیحات کے لیے موجودہ "تسبیح" کا استعمال مباح ہے بشرطیکہ اس کو استعمال کرنے والا اسے باعث فضیلت نہ سمجھتا ہو ورنہ (بعض علماء کے نزدیک) اس کا استعمال مکروہ

بلکہ بدعت ہے چنانچہ کئی صوفیاء کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے گلوں میں ہار کی طرح تسبیح لٹکائے پھرتے ہیں یا ہاتھوں میں کنگن کی طرح سجائے رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ کام نہ صرف بدعت ہے بلکہ ریاکاری اور تکلف کے زمرے میں بھی آتا ہے۔

نمازی اذکار مذکورہ سے فارغ ہو کر انفرادی طور پر حسب خواہش سراً دعا کرے کیونکہ عبادات اور اذکار کے بعد دعا کی قبولیت کا بہت مناسبت موقع ہے۔

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہ کی جائے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہے کیونکہ یہ بدعت ہے البتہ نفلی نماز کے بعد کبھی کبھار ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بلند آواز سے دعا کرنے کی بجائے آہستہ آواز میں دعا کرنا زیادہ مناسب اور بہتر ہے کیونکہ یہ انداز اخلاص اور خشوع وخضوع کے قریب تر اور ریاکاری سے دور تر ہے۔

بعض ممالک میں کئی حضرات نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر باآواز بلند اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں یا امام دعا کرتا ہے اور حاضرین ہاتھ اٹھائے ہوئے امام کے دعائیہ کلمات پر آمین، آمین کہتے ہیں۔ یہ کام سراسر بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھا کر بعد میں اس طرح دعا کی ہو۔ فجر میں نہ عصر میں اور نہ کسی اور نماز میں۔ اور نہ آئمہ کرام میں سے کسی نے اسے پسند کیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: " جس نے نماز کے بعد اجتماعی دعا کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قول نقل کیا ہے وہ غلط فہمی کا شکار ہوا ہے۔"[19] ہمارے لیے تو اس چیز کی پابندی واجب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَماءاتىٰكُمُ الرَّسولُ فَخُذوهُ وَما نَهىٰكُم عَنهُ فَانتَهوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ ۷ ... سورة الحشر

اور تمھیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔"[20]

اور فرمان الٰہی ہے:

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كانَ يَرجُوا اللَّهَ وَاليَومَ الءاخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثيرًا ۲۱ ... سورة الاحزاب

"یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔"[21]

نفل نماز کا بیان

اللہ کے بندو! تمھارے رب نے اپنے تقرب کے لیے فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نماز کو بھی مشروع قرار دیا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ اور طلب علم کے بعد نفل نماز اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے نفل نماز پر مداوت فرمائی ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"استَقِيمُوا وَلَن تُحصُوا وَاعلَمُوا أَنَّ خَيرَ أَعمَالِكُم الصَّلَاةُ"

"سیدھے چلتے رہو اور تم ہر گز مکمل طور پر سیدھے نہیں رہ سکتے (کوئی نہ کوئی غلطی ہو ہی جاتی ہے) اور جان لو کہ تمھارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے۔"[22]

نماز کئی طرح کی عبادتوں کا مجموعہ ہے مثلاً: قرآءت، رکوع سجدہ، دعا، تذلل، خشوع وخضوع مناجات، تکبیر تسبیح اور درود وغیرہ۔

نفل نماز کی دو انواع ہیں۔

1۔ وہ نفل نمازیں جن کے اوقات متعین اور مقرر ہیں۔ انھیں "نوافل مقیدہ" کہا جاتا ہے۔

2۔ وہ نفل نمازیں: جن کے اوقات متعین اور مقرر نہیں۔ انھیں "نوافل مطلقہ" کہا جاتا ہے۔

پہلی نوع کی متعدد اقسام ہیں۔ ان میں بعض کی تاکید دوسری نفل نمازوں سے زیادہ ہے مثلاً: سب سے زیادہ تاکید نماز کسوف کی ہے۔ پھر نماز استسقاء کی پھر نماز تراویح کی پھر نماز وتر کی۔ ان تمام نمازوں کی تفصیل اور احکام آپ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

---

[1]۔الاحزاب 33-41-42۔

[2]۔النساء: 4/103۔

[3]۔الجمعۃ 62-10۔

[4]۔البقرۃ: 2/185۔

[5]۔البقرۃ: 2/200۔

[6]۔ صحیح مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفۃ حدیث 591-592۔ وسنن النسائی السہو باب الاستغفار بعد التسلیم حدیث 1338 نماز سے فارغ ہو کر پہلے (اللہ اکبر) اور پھر یہ کلمات کہنے چاہئیں جیسے کہ صحیح البخاری وغیرہ میں ہے۔ صحیح البخاری الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ حدیث 842۔ وسنن النسائی السہو باب التکبیر بعد تسلیم الامام حدیث: 1336۔

[7]۔ صحیح البخاری الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ حدیث 844 و صحیح مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفۃ حدیث 593۔

[8]۔ صحیح مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفۃ حدیث 594۔

[9]۔ جامع الترمذی الدعوات باب فی ثواب کلمۃ التوحید النبی الھا واحداً احداً صمداً حدیث 3474۔ و صحیح الترغیب والترھیب للالبانی 1/321 حدیث 472۔

[10]۔ مسند احمد 6/298۔ وموارد الظمان الی زوائد ابن حبان باب مایقول من الذکر بعد الصلاۃ حدیث 2341۔ (صحیح بخاری میں ہے جس نے یہ کلمات سو مرتبہ پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ سو نیکیاں ملیں گی سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور صبح سے شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا۔ صحیح بخاری بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ حدیث 3293۔

[11]۔ سنن ابن داود الادب باب مایقول اذا اصبح؟ حدیث 5079 والسنن الکبری للنسائی عمل الیوم واللیلہ باب ثواب من استجار من النار سبع مرات حدیث 9939۔

[12]۔ صحیح مسلم المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفۃ حدیث 595-597

[13]۔ سنن ابی داؤدالوتر باب فی الاستغفار حدیث 1523 وموارد الظمان الی زوائد ابن حبان باب قراءۃ المعودات دبر الصلاۃ حدیث 2347۔

[14]۔ السنن الکبریٰ للنسائی عمل الیوم واللیلہ باب ثواب من قرآیۃ الکرسی دبر کل صلاۃ حدیث 9928 والمعجم الکبیر للطبرانی 8/134۔ حدیث 7532۔

[15]۔ (ضعیف) المعجم الکبیر للطبرانی 3/85 حدیث 2733 وسلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی رقم 5135۔

[16]۔ سنن النسائی السہو باب الامر بقراء المعوذات بعد التسلیم من الصلاۃ حدیث 1337۔ وسنن ابی داؤدالوتر باب فی الاستغفار حدیث 1523۔ وجامع الترمذی فضائل القرآن باب ماجاء فی الموذتین حدیث 2903۔ واللفظ لہ۔ حدیث

[17]۔ یہ بعض علماء کی رائے ہے جو صحیح بخاری کی حدیث نمبر 841 سے استدلال کرتے ہیں جبکہ دوسرے علماء مقتدیوں کے لیے ایک دفعہ بلند آواز سے اللہ اکبر کے سوا مزید جہری ذکر کے قائل نہیں دیکھیے فتاوی الدین الخاص 4/429 (ع۔د)

[18]۔ سنن ابی داؤدالوتر باب التسبیح بالحصی حدیث 1501 وجامع الترمذی الدعوات باب فی فضل التسبیح والتھلیل والتقدیس حدیث 3583 ومسند احمد 6/370۔ 371۔

[19]۔ مجموع الفتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 22/512۔

[20]۔ الحشر 7۔59۔

[21]۔ الاحزاب: 21۔33۔

[22]۔ سنن ابن ماجہ الطہارۃ وسننھا باب المحافظۃ علی الوضوء حدیث 277 والموطا للامام مالک الطہارۃ باب جامع الوضوء 1/34 حدیث 36۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

نماز کے احکام ومسائل: جلد01: صفحہ 134